رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

اللہ اکبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

THE ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۵۱	۶ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۹ جون ۱۹۳۴ء	جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

۱۷ جون ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے:۔

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بی اے کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں ۱۷ جون سکولوں میں چھٹی منائی گئی:۔

مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی دل محمد صاحب سانگلہ مناظرہ کے لئے بھیجے گئے۔ جہاں ۱۹-۲۰ جون مناظرہ کا امکان ہے:۔

کئی دن کی سخت تپش اور لُو کے بعد ۱۶ جون کسی قدر بارش ہوئی:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقوےٰ کا تقاضا کیا ہونا چاہیئے

(فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۰۵ء)

"کیا دُنیا میں ایسا ہوا ہے۔ کہ چوبیس سال سے برابر ایک انسان رات کو منصوبہ بناتا ہے۔ اور صبح کو خدا کی طرف لگا کر کہتا ہے۔ کہ مجھے یہ وحی یا الہام ہوا۔ اور خدا اس سے مواخذہ نہیں کرتا۔ اس طرح سے تو دُنیا میں اندھیر پڑ جائے۔ اور مخلوق تباہ ہو جائے۔ متقی تو ایک ہی بلت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور یہاں تو ہزاروں ہیں۔ زمانہ الگ پکار رہا ہے۔ احادیث منکم منکم کہہ رہی ہیں۔ سورہ نور میں بھی منکم لکھا ہے۔ قساوت قلبی اور بہائم کی طرح جو زندگی بسر ہو رہی ہے۔ وُہ الگ بتا رہی ہے۔ صدی کے سر پر کہتے تھے۔ کہ مجدد آتا ہے۔ اب ۲۲ سال بھی ہو چکے۔ کسوف و خسوف بھی ہو لیا۔ طاعون بھی آ گئی۔ حج بھی بند ہوا۔ ان سب باتوں کو دیکھ کر اگر اب بھی یہ لوگ نہیں مانتے۔ تو ہم کیونکر جانیں۔ کہ ان میں تقوےٰ ہے۔ ہم نے بار بار کہا۔ کہ آؤ۔ اور جن باتوں کا کہ تم کو سوال کرنے کا حق پہونچتا ہے۔ وُہ پوچھو۔ ہاں یہ نہیں ہوگا۔ کہ قرآن شریف تو کچھ کہے۔ اور تم کچھ کہو۔ اور بیہودہ اقوال پیش کرو۔ جو اس کے مخالف ہوں مسیح کا نزول جسمانی آسمان سے مانتے ہیں۔ حالانکہ وُہ جب صحیح ہو سکتا ہے۔ جبکہ صعود اول ہو۔ قرآن مسیح کی وفات بیان کرتا ہے۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ چھت پھاڑ کر آسمان پر چلا گیا۔ کیا تقوےٰ اس بات کا نام ہے۔ کہ یقین کو ترک کر کے توہمات کی اتباع کی جائے۔ سچے تقوےٰ کا پتہ قرآن سے ملتا ہے۔ کہ دیکھ لیوے۔ کہ تقوےٰ والوں نے کیا کیا کام کئے"۔

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

کھودر برہمن بڑیہ میں تبلیغی جلسہ

۸ - جون ۱۹۳۴ء کھودر برہمن بڑیہ میں ایک غیر احمدی کے مکان پر ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ مولوی عزیز الدین احمد صاحب مبلغ صوبہ بنگال نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قریباً ۲½ گھنٹہ تقریر کی۔ سامعین میں ۴ - ۵ - احمدی دوستوں کے علاوہ سب کے سب غیر احمدی تھے۔ بفضل خدا نہایت کامیابی کے ساتھ لیکچر ختم ہوا۔ بعدہ کچھ سوال و جواب بھی ہوئے۔ خاکسار عبدالرحمن خان۔

جماعت احمدیہ گرگھٹی شاہ کا شاندار جلسہ

۳ - جون ۸½ بجے شب جماعت احمدیہ گرگھٹی شاہ کا جلسہ محلہ محمد گنج میں زیر صدارت ملک عبدالرحمن صاحب خادم شروع ہوا۔ جو اس علاقہ میں پہلا جلسہ تھا۔ بھائی عبدالعزیز صاحب مغل نے افتتاحیہ تقریر میں فضائل نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کئے۔ بعد میں مولوی محمد نذیر صاحب نے اجرائے نبوت پر مختصراً تقریر کی۔ آپ کے بعد مولوی محمد عبداللہ صاحب نے بھی اجرائے نبوت پر بیان کیا۔ اور اعتراضات کا جواب دیا۔ بعد ازاں مولوی مبارک احمد صاحب نے اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اختتام پر خادم صاحب نے بحیثیت صدر تقاریر پر تبصرہ کیا۔ ۱۱½ بجے جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ جلسہ میں مضافات کے احمدی احباب اور محلہ کے غیر احمدی شریک ہوئے۔ خاکسار عبدالحمید عارف احمدی۔

نائب مہتمم تبلیغ گوجرانوالہ کا تبادلہ

محترمی مرزا احمد شریف بیگ صاحب نائب مہتمم تبلیغ گوجرانوالہ کی تبدیلی میانوالی ہو گئی ہے۔ صاحب موصوف عرصہ گوجرانوالہ رہے۔ تبلیغ کا کام پوری تندہی اور شوق سے کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس کا پتہ

مولوی صاحب موصوف آج کل ایبٹ آباد میں ہیں اور ان کا پتہ حسب ذیل ہے:۔ کریم پورہ۔ معرفت بابو احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک ملٹری ہسپتال۔

درخواست ہائے دعا

۱ - شیخ محمد عبداللہ صاحب کا لڑکا تین ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار رحمت اللہ پٹواری بنگہ۔ (۲) میری دختر عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار کرم الٰہی گوجرانوالہ (۳) اہلیہ ... بیمار ہے۔ صحت کے واسطے دعا کریں۔ خاکسار فضل الرحمن احمدی خوردہ

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بی اے میں کامیابی

اس سال پنجاب یونیورسٹی کے بی اے کے امتحان میں کامیاب ہونے والے احمدی نوجوانوں کے نام دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔ ان میں سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامیابی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ انہیں بہت چھوٹی عمر میں بفضل خدا قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر انہوں نے عربی کی سب سے اعلےٰ ڈگری مولوی فاضل حاصل کی۔ اور اس سال بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ یہ علمی ترقیات نہایت خوش کن اور مسرت انگیز ہیں۔ اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سارے خاندان کی خدمت میں جماعت کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان علمی کامیابیوں کو اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔ اور ان کے شاندار نتائج پیدا کرے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نونہال مرزا سعید احمد صاحب خلف جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی کامیابی بھی قابل مسرت ہے۔ خدا تعالےٰ انہیں جماعت کے لئے مفید ترین وجود بنائے اور خدمت دین کا موقعہ عطا کرے۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کراچی میں آمد اور روانگی

اخباری خبر کے مطابق ۱۳ - جون کو جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء بذریعہ ہوائی جہاز ڈرگ روڈ صبح ۸½ بجے تشریف لانے والے تھے۔ چند ایک معززین شہر اور نمائندگان جماعت احمدیہ آپ کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ جہاز کی مشین خراب ہو جانے کی وجہ سے ایک دوسرا جہاز ان کو لینے کے لئے گیا ہے۔ قریباً ۵ بجے ہوائی جہاز آیا۔ اس وقت بھی آپ سے ملاقات کی غرض سے مسٹر حاتم طیب جی بیرسٹر اور ان کی اہلیہ صاحبہ جو سکول بورڈ کی چیئرمین اور آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ اور جناب سر اکبر حیدری صاحب وزیر حیدرآباد دکن کی صاحبزادی ہیں۔ تشریف لائیں Kilarney ہوٹل میں آپ مقیم ہوئے۔ اور

۶ ۹ بجے سے ۱۰½ بجے تک جماعت احمدیہ کے افراد نے ملاقات کی باوجود اس کے کہ آپ کو ایک بجے رات کے پھر جہاز پر جانا تھا۔ سفر کی تکان بھی تھی۔ لیکن آپ نے اپنے آرام کو جماعت احمدیہ کے افراد سے ملاقات پر قربان کر دیا۔ اور جب تک خود احباب نے یہ نہ کہا کہ ہم آپکو زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتے۔ آپ نے اپنی محبت آمیز گفتگو جاری رکھی۔ جناب چوہدری صاحب موصوف کی سادگی۔ خوش اخلاقی۔ فراخ حوصلگی اور محبت آمیز گفتگو کا سب احباب پر اثر ہے۔ دعا ہے کہ مولا کریم جناب چوہدری صاحب موصوف کو مظفر و منصور فرمائے۔ آپ انشاء اللہ العزیز ۱۸ - جون کو لنڈن پہنچیں گے۔ اور ... اکتوبر میں

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ولائت کو روانگی

کراچی ۱۵ - جون۔ حاجی عبدالکریم صاحب احمدی کراچی صدر نے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے:۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بخیریت ہوائی جہاز سے یہاں پہنچ گئے۔ ۱۳ - جون کی شام کو سرکردہ اصحاب نے آپ سے ملاقاتیں کیں۔ رات کے دس بجے تک آپ احمدیوں سے ملتے رہے۔ کل صبح آپ لنڈن روانہ ہو گئے۔ خیر و عافیت اور کامیابی کے لئے احباب دعا کریں:۔

پنجاب یونیورسٹی سے بی اے میں کامیاب ہونے والے احمدی طلباء

حسب ذیل فہرست میاں عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے از راہ نوازش ارسال کی ہے۔

۱ - صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔
۲ - چوہدری عبدالرحمن صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب بی اے قادیان
۳ - چوہدری محمد شفیع صاحب ولد جناب چوہدری محمد الدین صاحب ممبر کونسل بے پور
۴ - چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
۵ - محمد یوسف صاحب ولد مولوی قطب الدین صاحب - قادیان
۶ - سعید احمد صاحب خلف ملک مولا بخش صاحب - قادیان
۷ - بشیر احمد صاحب صادق - گجرات
۸ - عطاء اللہ صاحب
۹ - چوہدری عبدالرشید صاحب تبسم
۱۰ - مرزا سعید احمد صاحب ولد مرزا عزیز احمد صاحب قادیان
۱۱ - ملک رفیق احمد صاحب
۱۲ - داؤد محمد یونس صاحب
۱۳ - عبدالمالک صاحب ولد حافظ عبدالغنی صاحب سرگودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۵۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

وزیر اعظم کشمیر کا آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے وفد سے ملنے سے انکار

ریاست کا اپنے غیر مصالحانہ رویہ پر اصرار

کشمیر ایسوسی ایشن کی آئین پسندی

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جو اب آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے نام سے کام کر رہی ہے مسلمانان کشمیر کے سیاسی جدوجہد شروع کرنے کے وقت سے لے کر اب تک ریاست میں امن قائم کرنے اور مسلمانوں کو اپنی سرگرمیاں آئینی حدود کے اندر رکھنے کے متعلق اجر کوشش کی ہے۔ اس کا اعتراف واقف کار حلقوں کے علاوہ اینگلو انڈین پریس بھی بڑی فراخدلی سے کر چکا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ریاست پر احراریوں کی خلاف آئین یورش کے دوران میں مسلمانان کشمیر کو قانون کی خلاف ورزی سے روکنے اور احراریوں سے کلیۃً علیحدہ رکھنے کا تمام کام کشمیر کمیٹی نے سرانجام دیا تھا۔ اور اس طرح ریاست کو اندرونی مشکلات سے بچا لیا تھا۔ پھر پچھلے دنوں جب مسلمانان کشمیر کے ایک طبقہ نے سول نافرمانی شروع کی۔ تو اس کے اثرات کو وسعت اختیار کرنے سے روکنے اور بالآخر سول نافرمانی کو ترک کر دینے کے متعلق بھی کشمیر ایسوسی ایشن نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ اور شورش پسند طبقہ کی طرف سے بطور اعتراض اب تک یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ریاست میں سول نافرمانی محض کشمیر ایسوسی ایشن کے اثر سے بند کی گئی ٭

ملاقات کی ضرورت

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کشمیر ایسوسی ایشن کے مدنظر نہایت نازک سے نازک مواقع پر بھی ریاست کی فضا کو پُرامن رکھنا اور مسلمانوں سے قانون کا احترام کرانا رہا ہے۔ اور جب اس کی کوشش اور سعی سے سول نافرمانی ترک کر دی گئی۔ تو ان ناگوار اثرات کو مٹانے کے لئے جو سول نافرمانی کے دوران میں قائم ہو چکے تھے۔ اور مسلمانوں کو ریاست سے پورا پورا تعاون کرنے کے لئے آمادہ کرنے کی خاطر ضروری سمجھا گیا۔ کہ ریاست کو مشورہ دیا جائے کہ ان لوگوں کو جنہیں سول نافرمانی کی وجہ سے قید کیا گیا۔ یا بغیر کوئی جرم ثابت کئے۔ جلاوطن کر دیا گیا۔ یا نظر بند کر دیا گیا۔ ان کے خلاف احکام واپس لے لئے جائیں۔ اور ان کے ضبط شدہ اسباب اور جائدادیں واپس کر دی جائیں۔ اسی سلسلہ میں والیٔ ہند کی خدمت میں جب گزارش کی گئی۔ تو انہوں نے مشورہ دیا۔ کہ ریاست کو توجہ دلائی جائے ٭

کشمیر ایسوسی ایشن کی قرارداد

اس پر آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن نے اپنے اجلاس مورخہ ۳۱ مئی میں یہ قرارداد پاس کی۔ کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق ایک وفد کشمیر جا کر کرنل کالون پرائم منسٹر سے ملاقات کرے۔ اور کرنل کالون کو اس وفد کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دی جائے ٭ بظاہر حالات کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی تھی۔ کہ کرنل کالون آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے وفد کو ملاقات کا موقعہ نہ دیں گے۔ کیونکہ وفد ان کے سامنے ضروری حالات رکھ کر سیاسی قیدیوں کی رہائی کی درخواست کرنا چاہتا تھا۔ اور اس درخواست کو منظور یا نامنظور کرنا ان کی مرضی پر منحصر تھا ٭

ملاقات سے انکار

لیکن ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد افسوس اور حیرت ہوئی۔ کہ کرنل کالون نے وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ وہ کسی غیر ریاستی فرد یا جماعت کے ساتھ کسی قسم کی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں ٭

وجہ انکار کی معقولیت

یہ وجہ جس قدر معقولیت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ یہ ایک ایسے شخص نے پیش کی ہے۔ جو خود غیر ریاستی ہے۔ اور باوجود اس کے ریاست کے نظم و نسق کا سب سے زیادہ ذمہ وار ہے۔ اگر ریاست اپنے نظم و نسق کے لئے ایک غیر ریاستی کی خدمات حاصل کر سکتی ہے۔ اور ریاست کے مسلمانوں کی قسمت اس کے ہاتھ میں دے سکتی ہے۔ تو ریاستی مسلمانوں کو کیوں یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ اس غیر ریاستی افسر کے سامنے ان کے جذبات و احساسات کو وہ غیر ریاستی ایسوسی ایشن اپنے وفد کے ذریعہ پیش کر سکے۔ جو شروع سے نہ صرف ریاست کے سامنے بلکہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے سامنے ان کے حقوق کی ترجمانی کرتی چلی آ رہی ہے۔ پس اگر ریاست ایک غیر ریاستی کو وزیر اعظم بنا کر تمام اختیارات اس کے سپرد کر سکتی ہے۔ تو وہ مسلمانوں کی ترجمانی کرنے والے کسی غیر ریاستی وفد کو موقعہ دینے سے بھی انکار نہیں کر سکتی۔ جبکہ وہ وفد آئینی حدود کے اندر گفتگو کرنا چاہتا ہو۔ اور ریاست کے لئے پُرامن فضا پیدا کرنا اس کے مدنظر ہو۔ ایسے وفد کو ملاقات کرنے کا موقعہ نہ دینا۔ اور اس بنا پر موقعہ نہ دینا جس میں کوئی معقولیت نہیں پائی جاتی۔ تدبر اور دور اندیشی کے فقدان کا مظہر ہے۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ اسی غلط پالیسی کا نتیجہ ہے جو وزیر اعظم نے مسلمانوں کے متعلق شروع سے اختیار کر رکھی ہے۔

وزیر اعظم تبدیل کیا جائے

کون نہیں جانتا۔ کہ ریاست میں کرنل کالون کا تقرر اس لئے کیا گیا تھا۔ کہ سابق وزیر اعظم مسلمانان کشمیر کو مطمئن کرنے۔ اور ان کے حقوق کی طرف توجہ کرنے میں کامیاب نہ ہوا تھا۔ اور توقع کی گئی تھی۔ کہ ایک غیر ریاستی وزیر اعظم اپنے غیر جانبدارانہ رویہ سے اصلاح حالات میں کامیاب ہو سکے گا۔ لیکن جہاں تک حالات اور واقعات سے ظاہر ہے۔ یہ احساس روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ موجودہ وزیر اعظم کامیاب نہیں ہو سکا۔ اور مسلمانان ریاست اس بات کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اس نہایت ذمہ وارانہ عہدہ میں تبدیلی پر زور دیں حتےٰ کہ ان میں ایسا جذبہ پایا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی انگریز وزیر اعظم کے تقرر کے ہی خلاف نظر آتے ہیں۔ اگرچہ ہم شروع سے ہی انگریز وزیر اعظم کے تقرر کے خلاف تھے۔ کیونکہ ہمیں اس صورت میں مسلمانوں کی مشکلات میں اضافہ ہو جانے کا خطرہ تھا۔ اور ہم نے اس کا اظہار بھی کر دیا تھا۔ لیکن باوجود اس کے جبکہ انگریز وزیر اعظم مقرر ہو چکا۔ اور مسلمانوں کے لحاظ سے وہ کامیاب نہیں ہوا۔ تو ہمارا مشورہ یہی ہے۔ کہ اس کی تبدیلی کا بے شک مطالبہ کیا جائے۔ اور یہ مطالبہ ضروری ہے۔ مگر اس پر زور نہ دیا جائے کہ کوئی اور انگریز وزیر اعظم نہ ہو۔ کیونکہ ایک انگریز کے فیل ہو جانے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کوئی انگریز کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انگریز ایک نہایت قابل حکمران قوم ہے۔ اور ان میں ایسے آدمیوں کی کمی نہیں۔ جو ہر قسم کے اثرات سے بالا رہ کر نہایت دور اندیشانہ اور مدبرانہ حکومت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ پس موجودہ وزیر اعظم کی تبدیلی کا مطالبہ

کرتے ہوئے توقع کی جاتی ہے۔ کہ کسی دُور اندیش اور مدبر انسان کو اس عہدہ پر مقرر کیا جائے گا ؟

کوئی منسٹر غیر ریاستی نہ ہو

البتہ منسٹروں کے متعلق یہ مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ غیر ریاستی نہ ہوں۔ وزیر اعظم کی پالیسی کا زیادہ تر انحصار منسٹروں کے مشورہ پر ہی ہوتا ہے۔ اور موجودہ وزیر اعظم کی پالیسی کے متعلق یہی خیال کیا جاتا۔ اور علے الاعلان کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے متعلق جو رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس کی ساری ذمہ واری مسٹر جھنہ پر عائد ہوتی ہے۔ اور دراصل یہی پالیسی کام کر رہی ہے ؛

پس ان حالات نے جہاں وزارت کی تبدیلی کا مطالبہ نہایت ضروری قرار دے دیا ہے۔ وہاں یہ مطالبہ بھی ہونا چاہیئے کہ کوئی غیر ریاستی منسٹر نہ مقرر کیا جائے۔ اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اگر ریاست مسلمانوں کو مطمئن کرنا چاہتی ہے اور اصلاحات کے اجراء میں ان کا تعاون حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو وُہ اس مطالبہ کو منظور نہ کرے ؛

کرنل کالون کے متعلق مایوسی

کرنل کالون نے مسلمانان ریاست جموں و کشمیر کو اپنے رویہ سے پہلے ہی مایوس کر رکھا تھا۔ لیکن آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر کے اس مایوسی کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ وزیر اعظم نے کس تدبر اور دور اندیشی کی بنا پر ایسا مشورہ سُننے سے انکار کر دیا۔ جو حالات کو زیادہ بہتر بنانے والا تھا۔ اگر وزیر اعظم کنور بشمل ڈاکر جیسے ایسے شورش پسند انسان کو ملاقات کا موقعہ دے سکتا۔ اور اس سے گفتگو کر سکتا ہے تو وزیر اعظم کشمیر آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن ایسی پابند آئین جماعت کے وفد سے ملاقات کے لئے کیوں تیار نہیں ہو سکتا ؛

وفد سے مُلاقات نہ کرنے کی اصل وجہ

اصل بات یہ ہے۔ کہ ریاست کشمیر مسلمان سیاسی لیڈروں کے ساتھ جو افسوسناک سلوک کر رہی ہے۔ ایک طرف تو اس کے جواز کی اس کے پاس کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور دوسری طرف وہ اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتی۔ اس لئے وزیر اعظم نے یہی ضروری سمجھا۔ کہ آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے وفد کی معقول اور مدلل گفتگو سننے کی نوبت ہی نہ آنے دے۔ کس قدر حیرت کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کا ہوم ممبر تو کانگریس کے سول نافرمانی کو جاری ہونے کے دوران میں سول نافرمانی کے قیدیوں کے متعلق یہ اعلان کرے۔ کہ مقامی گورنمنٹیں سول نافرمانی کے قیدیوں کو ان کی میعاد ختم ہونے سے پہلے رہا کر رہی ہیں۔ بشرطیکہ انہیں یقین ہو جائے۔ کہ ان کی رہائی سے سول نافرمانی کو تقویت پہونچنے کا کوئی امکان نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہدے کہ اگر سول نافرمانی کو موثر طریق پر واپس لے لیا جائے۔ تو قیدیوں کی رہائی کی رفتار قدرتی طور پر تیز ہو جائے گی۔ لیکن ریاست کشمیر مسلمانوں

کو بھی نہ دی۔ وُہ قوت اور طاقت کا مظاہرہ تو بے شک کر رہے ہیں مگر رعایا کو مطمئن کرنے کی بجائے شکستہ دل بنا رہے ہیں۔ پس انہیں ریاست کی ذمہ واریوں کے بوجھ سے جس قدر جلدی سبکدوش کر دیا جائے۔ اتنا ہی زیادہ ریاست کے مفاد اور رعایا کی بہتری کے لحاظ سے ضروری ہے ؛

کشمیر کے غیر ریاستی وزراء کو واپس بھیجدیا جائے

اخبار "ملاپ" (۱۴ - جون) میں جموں کی یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ "مسٹر وجاہت حسین صاحب ہوم منسٹر اور مسٹر ڈی۔ این مہتہ صاحب ریونیو منسٹر کی ملازمت میں کوئی توسیع نہیں ہوئی۔ اور ماہ اگست میں ہر دو اصحاب واپس تشریف لے جا رہے ہیں"

اگر یہ اطلاع حقیقت پر مبنی ہے۔ اور مسلمانانِ کشمیر کو کسی دھوکہ میں مبتلا کرنے کے لئے بے بنیاد افواہ نہیں اڑائی گئی۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ ریاست کشمیر نے ان ہر دو اصحاب کی ملازمت میں مزید توسیع نہ کرنے کا فیصلہ کر کے دانشمندی کا ثبوت دیا ہے دراصل ایک ہی صوبہ کے ایک ہندو سینیر افسر کے ساتھ ایک جونیر مسلمان افسر کا تقرر پہلے ہی کوئی اثر نہ رکھتا تھا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وزارت میں مسٹر وجاہت حسین صاحب کی موجودگی کے کوئی معنی نہیں۔ اور سب کچھ مسٹر مہتہ ہی ہیں۔ اس صورت میں کس طرح ممکن تھا۔ مسلمانانِ کشمیر کی شکایات اور تکالیف میں کمی ہوتی۔ نہ صرف کمی نہ ہوئی۔ بلکہ بہت کچھ اضافہ ہو گیا۔ اور ان میں بے چینی و اضطراب بڑھ گیا جس کا مسلمانوں کی طرف سے مختلف رنگوں میں اظہار بھی ہوتا رہا۔ اسے محسوس کرتے ہوئے اگر ریاست کشمیر نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ دونوں غیر ریاستی منسٹروں کی میعاد ملازمت میں توسیع نہ کی جائے۔ بلکہ انہیں واپس بھیجدیا جائے تو یہ قابلِ تعریف فیصلہ ہے۔ مگر ریاست پوری تعریف کی مستحق اس وقت سمجھی جا سکتی ہے۔ جب اس فیصلہ کو عمل میں لے آئے۔ اور ان وزراء کی جگہ ریاست میں سے ایسے اشخاص کو وزیر مقرر کرے جنہیں مسلمانوں کا اعتماد حاصل ہو۔ ریاست اپنی طاقت اور قوت کے بل پر جسے چاہے۔ بڑے سے بڑا افسر بنا کر مسلمانوں پر مسلط کر سکتی ہے۔ اور ایسے اشخاص کو اختیارات دے سکتی ہے جو مسلمانوں کے جائز اور ضروری مطالبات کو مسترد کر کے انہیں مصائب و آلام میں ڈالنا ضروری سمجھیں۔ لیکن اس طرح ملک کو خوشحالی اور امن کی زندگی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ملک ترقی کی طرف قدم بڑھا سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ رعایا وفادار اور خیر خواہ رعایا کے مطالبات کی طرف ہمدردانہ توجہ کی جائے۔ اور ایسے لوگوں کو اعلےٰ مناصب تفویض کئے جائیں۔ جو ریاست کے حقیقی خیر خواہ ہوں جن کے دل میں ریاست کو ترقی کی طرف لے جانے کی خواہش ہو۔ اور جو رعایا کے ساتھ حسن سلوک کرنے۔ اس کے احساسات کا خیال رکھنے۔ اور اس کے تعاون کی پوری پوری قدر و قیمت جاننے والے ہوں۔ وُہ غیر ریاستی عہدہ دار جو مسلمانانِ کشمیر کے ایک قلیل طبقہ کی چند روزہ نام نہاد سول نافرمانی کی سزا ایسی سخت دے رہے ہیں۔ جو گورنمنٹ ہند نے ایک لمبے عرصہ تک خطرناک سول نافرمانی جاری رکھنے والوں کے سول نافرمانی کو بالکل ترک کر دینے کے باوجود۔ تو سیاسی قیدیوں کو رہا کرتی ہے۔ اور نہ اس کا وزیر اعظم اس بارے میں کوئی گفتگو کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ریاست اس رویہ پر قائم رہنا چاہتی ہے جس کے جواز کی اس کے پاس کوئی وجہ نہیں ؛

کیا یہ انصاف ہے

کیا ریاست کشمیر گورنمنٹ ہند کی کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کر سکتی ہے۔ کہ اس نے سول نافرمانی کرنے والوں میں سے کسی ایک کو ہی جلاوطن کیا ہو۔ حکومتیں یا تو ان لوگوں کو اپنی حدود سے نکال دیتی ہیں۔ جو باہر سے آکر بد امنی پھیلاتے۔ اور قانون شکنی کرتے ہیں۔ یا ان لوگوں کو جلاوطن کرتی ہیں۔ جو ملک میں بغاوت پھیلاتے ہیں۔ لیکن کیا ریاست میں ایسا ہوا۔ ریاست نے ریاست کے باشندوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کسی قسم کی بغاوت میں حصہ لیا ہو جلاوطن کر دیا۔ یا نظر بند کر کے ان کے لواحقین کو بھوکے مرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ حکومت انگریزی بم بنانے والے خطرناک لوگوں اور بغاوت پھیلانے کی کوشش کرنے والوں کو بھی پکڑتی ہے۔ تو ان کے لواحقین کو معقول خرچ دیتی ہے۔ مگر ریاست کشمیر یونہی پکڑ کر جلاوطن کر دیتی ہے۔ یا نظر بند کر دیتی ہے۔ مگر ان کے متعلقین کے اخراجات کا کوئی انتظام نہیں کرتی۔ کیا اس میں کچھ معقولیت ہے۔ اور کیا یہ انصاف ہے ؛

مُسلمانوں سے

پھر حد یہ کہ ایسے گرفتارانِ بلا کے متعلق کوئی بات سُننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ریاست مسلمانوں کے معاملہ میں ابھی تک مصالحانہ رویہ اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں باوجود اس کے ہم مسلمانانِ کشمیر کو یہی مشورہ دیں گے۔ کہ وُہ ہر بے انصافی اور حق تلفی کے متعلق آئینی جد و جہد سے کام لیں۔ اول تو یہی ممکن نہیں۔ کہ ریاست ہمیشہ کے لئے نامنصفانہ رویہ پر قائم رہ سکے۔ دوسرے معقول پسند دنیا پر واضح ہو جائے گا۔ کہ آئین پسند مسلمانوں کے ساتھ ریاست کا رویہ کہاں تک معقولیت پر مبنی ہے اور یہ ایسی بات ہے۔ کہ کوئی حکومت زیادہ دیر تک اسے نظر انداز نہیں کر سکتی۔ پس اگر ریاست کشمیر ایسے لوگوں کی وجہ سے جو آج نہیں تو کل ریاست سے چلے جانے پر مجبور ہونگے۔ مسلمانوں کے متعلق مصالحانہ رویہ اختیار نہیں کرتی۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی وقت بھی ایسا نہیں کریگی۔ آخر اسے مسلمانوں کے آئینی مطالبات کے آگے جھکنا پڑے گا ؛

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق قرآن

اور

مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمۂ قرآن

حکم و عدل کی تفسیر قرآنی سے دانستہ روگردانی

(۲)

مسیح موعودؑ کی تحریروں کا انکار

مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمۂ قرآن کے متعلق "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں بدلائل یہ امر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ حقائق قرآن سے صریح طور پر روگردانی کی گئی ہے۔ کئی امور جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت واضح اور غیر مشتبہ الفاظ میں اپنی تحریرات میں اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا۔ ان کو نہ صرف صحیح تسلیم نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کی تردید کرنا مولوی محمد علی صاحب نے ضروری خیال کیا ہے۔ پھر یہ بھی ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ ادعا بالکل باطل ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمۂ قرآن حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مصدقہ ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے ترجمۂ قرآن میں اپنے حسب منشاء تغیر و تبدل کیا۔ اور یہ سمجھ کر کیا۔ کہ مصنف کا حق ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی تصنیف میں جو چاہے رکھے۔ اور جس امر کے متعلق جی چاہے اسے کاٹ دے۔ ان حالات میں کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ وہی تفسیر القرآن ہے۔ جس کے تیار کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا تھا۔

کیا حکم کی مخالفت کرنا جائز ہے؟

مولوی محمد علی صاحب فرمائیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم و عدل تسلیم کر کے پھر آپ سے اختلاف کرنا ان کے لئے جائز تھا۔ کیا حضرت مسیح موعودؑ سے بڑھ کر انہیں خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا۔ کہ انہوں نے آپ کے بیان فرمودہ حقائق قرآن کی تردید کرنا ضروری سمجھی۔ کیا یہ درست نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں یہ امر بیان فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کو خدا نے حکم مقرر فرمایا ہے۔ اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے۔ ناطق سمجھا جائیگا کیا آپ نے نہیں لکھا۔ کہ جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا۔ اور ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے لیکن جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی کا پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں۔ ان ارشادات کی موجودگی میں کیا مولوی صاحب کے لئے جائز تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ کے بعض نادان کئی دفعہ شکست کھا کر پھر مجھ سے حدیثوں کی رو سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔ یا بحث کرانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ مگر افسوس کہ نہیں جانتے۔ کہ جس حالت میں وہ اپنی چند ایسی حدیثوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ جو محض ظنیات کا ذخیرہ اور مجروح اور مخدوش ہیں۔ اور نیز مخالف ان کے اور حدیثیں بھی ہیں۔ اور قرآن بھی ان حدیثوں کو جھوٹی ٹھہراتا ہے تو پھر میں ایسے روشن ثبوت کو کیونکر چھوڑ سکتا ہوں۔ جس کی ایک طرف قرآن شریف تائید کرتا ہے۔ اور ایک طرف اس کی سچائی کی احادیث صحیحہ گواہ ہیں۔ اور ایک طرف خدا کا وہ کلام گواہ ہے جو مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اور ایک طرف پہلی کتابیں گواہ ہیں۔ اور ایک طرف عقل گواہ ہے۔ اور ایک طرف وہ صدہا نشان گواہ ہیں۔ جو میرے ہاتھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ پس حدیثوں کی بحث طریق تصفیہ نہیں ہے۔ خدا نے مجھے اطلاع دیدی ہے۔ کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں۔ تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں۔ اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے۔ اس کا اختیار ہے۔ کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے۔ اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ طبع دوم حاشیہ صفحہ ۱۲)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں۔ عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۲۷ طبع دوم)

جماعت احمدیہ کو نصیحت

ایک تقریر میں آپ نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے لئے تو یہ امر دور از ادب ہے۔ کہ وہ اس قسم کی باتیں پیش کریں۔ یا ان کے وہم میں بھی ایسی باتیں آئیں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میں جو کچھ کرتا ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ کی تفہیم اور اشارہ سے کرتا ہوں۔ پھر کیوں اس کو مقدم نہیں کرتے۔ اور پیشگوئی سمجھ کر اس کی عزت نہیں کرتے . . . . . جبکہ خدا تعالےٰ نے مجھے حکم عدل ٹھہرایا ہے۔ اور تم نے مان لیا ہے۔ پھر نشانۂ اعتراض بنانا ضعف ایمان کا نشان ہے حکم مان کر تمام زبانیں بند ہو جانی چاہئیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ حکم کی بات کے سامنے اپنی زبانوں کو بند نہ کرو گے وہ ایمان پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو خدا چاہتا ہے۔ اور جس غرض کے لئے مجھے بھیجا ہے۔ . . . مجدد صاحب کے مکتوب دوم میں صاف لکھا ہے۔ کہ مسیح جو کچھ بیان کرے گا۔ وہ اسرار غامضہ ہوں گے۔ اور لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے۔ حالانکہ وہ قرآن سے استنباط کرے گا۔ پھر بھی لوگ اس کی مخالفت کریں گے اب تم خود سوچ لو۔ اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو۔ کہ تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے۔ اور مجھے مسیح موعود حکم عدل مانا ہے۔ تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے۔ تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے۔ کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہو گا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حکم ہے۔ تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے ہتھیار ڈال دو۔ اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو۔ تا تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کافی ہے۔ وہ تسلی دیتے ہیں۔ کہ وہ تمہارا امام ہو گا۔ وہ حکم عدل ہو گا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوتی۔ تو کب ہو گی۔ یہ طریق

ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا۔ کہ ایمان بھی ہو۔ اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔ میں اگر صادق نہیں ہوں تو پھر جاؤ۔ اور صادق تلاش کرو۔ اور یقیناً سمجھو کہ اس وقت اور صادق نہیں مل سکتا۔ پھر اگر دوسرا کوئی صادق نہ ملے۔ اور نہیں ملیگا تو پھر میں اتنا حق مانگتا ہوں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا ہے۔ ... جس نے مجھے تسلیم کیا۔ اور پھر اعتراض رکھتا ہے۔ وہ اور بھی قسمت ہے۔ کہ دیکھ کر اندھا ہوا؟ ...

... حج الکرامہ میں ابن عربی کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو اسے مفتری اور جاہل ٹھہرایا جائیگا۔ اور یہاں تک بھی کہا جائے گا۔ کہ وہ دین کو تغیر کرتا ہے۔ اس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اس قسم کے الزام مجھے دیئے جاتے ہیں۔ ان شبہات سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ جب وہ اپنے اجتہاد کی کتاب ڈھانپ لے۔ اور اس کی بجائے وہ یہ فکر کرے۔ کہ کیا سچا ہے یا نہیں۔ بعض امور بے شک سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ حسن ظن صبر اور استقلال سے ایک وقت کا انتظار کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ان پر اصل حقیقت کھول دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ سوال نہ کرتے تھے۔ بلکہ منتظر رہتے تھے۔ اور جرأت سوال کرنے کی نہ کرتے تھے میرے نزدیک اسلم طریق یہی ہے۔ کہ ادب کرے۔ جو شخص آداب الٰہی کو نہیں سمجھتا۔ اور اس کو اختیار نہیں کرتا۔ اندیشہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ہلاک نہ کیا جائے۔"

وتقریر حضرت اقدس بر مضمون جمع صلوٰتین مندرجہ کتاب قتاویٰ احمدیہ الھدیٰ میں فرماتے ہیں:۔

"حکم کی موجودگی میں جو کہ معصوم ہے۔ اپنی دماغی تسفر قہ آراء کی (حکم کی رائے چھوڑ کر) اتباع کرنا حرام ہے" حاشیہ ملا

حکم ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے سکتا ہے

اعجاز احمدی میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے۔ کہ "حکم" اس کو کہتے ہیں کہ اختلافات رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے۔ اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے۔ ناطق سمجھا جائے۔ جو شخص خدا کی طرف سے آئے گا۔ وہ آپ کے طمانچے کھانے کو نہیں آئے گا۔ خدا اس کے لئے خود راہ نکال دے گا۔ جس شخص کو خدا نے کشف اور الہام عطا کیا۔ اور بڑے بڑے نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے۔ اور قرآن کے مطابق ایک راہ اس کو دکھا دی۔ تو پھر وہ ظنی حدیثوں کے لئے روشن اور یقینی راہ کو کیوں چھوڑے گا۔ کیا اس پر واجب نہیں۔ کہ جو کچھ خدا تعالےٰ نے اس کو دیا ہے۔ اس پر عمل کرے ...

مجھے حیرت ہے۔ کہ ایڈووکیٹ صاحب کس قسم کی طبیعت رکھتے ہیں۔ کہ یہ تو آپ مانتے ہیں۔ کہ پہلے اولیاء ایسے گذرے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے صحیح حدیث کو غلط ٹھہراتے۔ اور غلط کو صحیح ٹھہراتے تھے۔ مگر آپ کو شرم آتی ہے۔ کہ یہ مرتبہ مسیح موعود کو بھی جو حکم ہے عنایت کریں۔ ...

.... آپ تو اقرار کر چکے ہیں۔ کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہے۔ ان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ خواہ مخواہ محدثین کی تنقید کی اطاعت کریں۔ بلکہ محدثین نے تو مُردوں سے روائت کی ہے۔ اور اہل کشف زندہ حی وقیوم سے سنتے ہیں پس آپ کا اس شخص کی نسبت کیا خیال ہے۔ جس کا نام حکم رکھا گیا ہے۔ یہ مرتبہ اس کو حاصل نہیں۔ جو آپ دوسروں کے لئے تجویز کرتے ہیں۔" (ص ۲۶ تا ۳۰)

حکم کا فیصلہ قبول کرنا مومنانہ شیوہ ہے

نجم الہدیٰ میں فرماتے ہیں:۔

وقد ورد فی اخبار خیر الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات ان المسیح یرفع الاختلافات ویجعلہ اللہ حکمًا فیحکم فیما شجر بین الامۃ من اختلافات الآراء والاعتقادات۔ فالذین یحکمونہ فی تنازعاتھم ثم لا یجدون فی انفسھم حرجًا مما قضی لرفع اختلافاتھم بل یقبلونہ بصفاء نیاتھم فاولئک ھم المومنون حقًا واولئک من المفلحین (ص ۲) یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ مسیح موعود اختلافات کو دور کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ ان جھگڑوں کے لئے جو امت محمدیہ میں پیدا ہو چکے ہوں گے۔ اسے حکم بنا کر بھیجے گا۔ پس جو لوگ اپنے تنازعات میں اسے حکم تسلیم کریں گے۔ اور اس کے فیصلہ پر دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہیں کریں گے۔ بلکہ صفائی نیت کے ساتھ اسے قبول کریں گے۔ وہی مومن ہوں گے۔ اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

نزول المسیح میں فرماتے ہیں:۔

"جبکہ مسیح موعود کا نام حکم ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسلام کے بہتیرے فرقوں میں فیصلہ کرے۔ اور بعض خیالات رد کرے۔ بعض کی تصدیق کرے۔ یہ کیونکر ہو سکے۔ کہ جو حکم کہلاتا ہے۔ وہ تمہارا سب رطب یابس کا ذخیرہ مان لے۔ اور پھر اس کے وجود سے فائدہ کیا ہوا۔ اور کس وجہ سے اس کا نام حکم رکھا گیا" (ص ۲)

غیر مبایعین کا طریق عمل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریرات اس باب میں بالکل واضح ہیں۔ کہ مسیح موعود کا منصب حکم اتنا مستحکم ہے۔ کہ کوئی شخص اس کے فیصلوں کے خلاف انگشت نمائی کی جرأت نہیں کر سکتا مگر افسوس آج غیر مبایعین یہ کہتے ہیں۔ "حکم کے یہ معنی نہیں کہ ہر ایک بات اور ہر ایک اسلامی مسئلہ میں آپ حکم عدل ہیں۔ اگر ایسا مانا جائے۔ تو پھر امن ہی اٹھ جاتا ہے"

(پیغام صلح جلد ۵ نمبر ۸۶ - ۸۷)

اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ

"امتی کا فیصلہ بحیثیت حکم کے تب آخری سمجھا جائے گا جب قرآن و حدیث اس کی تائید و تصدیق کرتے ہوں۔ ورنہ اس کی ذاتی رائے ہوگی" (پیغام صلح ۲۹ مارچ ۳۴ء)

یہ ہے ان لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان۔ اور یہ ہے ان کی احمدیت۔ مسیح موعود کو خدا اور اس کے رسول نے حکم قرار دیا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس حق کو خوب اچھی طرح واضح کیا۔ مگر یہ منکر قرآن خدا اور اس کے رسول کے فرمودہ کے خلاف مسیح موعود کو حکم ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دین کے متعلق کوئی ایسی بات بھی کہہ سکتے ہیں۔ جو قرآن و صحیح حدیث کے خلاف ہو۔ اسی متکبرانہ روح کے نتیجہ میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ترجمۃ القرآن میں متعدد امور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر القرآن کے خلاف رائے زنی کی ہے۔ پھر یہ دعوے رکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے تفسیر القرآن کے باب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کو پورا کیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۃ القرآن میں اس قسم کی متعدد امثلہ موجود ہیں۔ جن میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دیدہ دانستہ لکھا ہے۔ انہیں آئندہ مضمون میں پیش کر کے ثابت کیا جائے گا۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کیسا بے باکانہ رویہ اختیار کیا۔

ضروری اعلان

اگر کسی احمدی بھائی کے پاس رہن کے جواز یا عدم جواز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوئی تحریر ہو۔ تو اس کی نقل محکمہ دارالافتاء میں جلد بھیج دیں۔ خصوصاً رہن مکان یا زمین وغیرہ کے بعد راہن کو ہی کرایہ پر دینے کے جواز یا عدم جواز کے متعلق۔ اگر کسی احمدی کے پاس تحریر تو نہ ہو۔ مگر اس نے زبانی دریافت کیا ہو۔ تو اس کے متعلق بھی جو یاد ہو۔ صحیح صحیح تحریر فرمائیں۔

مفتی سلسلہ احمدیہ

تمدن اسلام

اسلام اور نیشنلزم

ایک اہم تصنیف

انگلستان کے ایک مصنف مسٹر گب کی ادارت میں ۱۹۳۲ء میں ایک کتاب شائع ہوئی تھی۔ جس کا نام ہے۔ "Whither Islam" یعنی اسلام کا رخ کدھر ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں لندن۔ پیرس۔ برلن اور لیڈن کی یونیورسٹیوں میں عربی علم ادب کے فاضل اور بالغ النظر پروفیسروں کے علاوہ انڈین آرمی کے ایک سابق کرنیل فیرار نے بھی حصہ لیا۔ یہ تصنیف دراصل بین الاقوامی نیشنلزم کے متعلق اسلامی تعلیم کو پیش کرتی ہے۔

محققین کی تحقیقات کا ماحصل

ان محققین کی تحقیقات کا ماحصل یہ ہے کہ اتحاد بین المسلمین ایک پریکٹیکل اور عملی چیز ہے۔ محض خیال آرائی اور خوش اعتقادی نہیں۔ مسلمان اگر دنیا کے اقتصادی نظام کی نقل کرتے وقت اسلامی تعلیم کی روح کو قائم و برقرار رکھیں۔ تو وہ عالمگیر اتحاد قائم کر کے ایک ایسی جمعیت بنا سکتے ہیں جس پر موجودہ نیشنلزم کی ترقی کوئی ناگوار اثر نہیں ڈال سکتی اور نہ ہی اس کی ترقی میں کوئی روک ثابت ہو سکتی ہے۔ مسلمان اگر موجودہ سائنس اور نئے نئے انکشافات سے بے بہرہ رہنے کی بجائے اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کے حصول کی کوشش کریں۔ تو وہ دنیا میں ایک ایسی عالمگیر اخوت پیدا کر سکتے ہیں۔ جو اس زمانہ کی بہت سی مشکلات سے ان کو محفوظ کرنے میں کامیاب ہوگی۔ نیز یہ کہ موجودہ لیگ آف نیشنز کی بجائے ایک ایسی عالمگیر اسلامی لیگ کا قیام ممکن ہے۔ جو دنیا کے امن و امان کے لئے نہایت موثر اور کامیاب ذریعہ ہو سکتا ہے۔

اسلام کی بین الاقوامی کانفرنس

محققین مذکور نے مختلف اسلامی ممالک کے سیاسی اور اقتصادی رجحانات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں نیشنلزم کا جو جذبہ ترقی پذیر ہے۔ اس کے باوجود اگر مسلمان کوشش کریں۔ تو وہ ایک ہمہ گیر اسلامک لیگ قائم کر سکتے ہیں۔ جو موجودہ لیگ آف نیشنز سے بہت زیادہ مفید اور بااثر ثابت ہوگی۔ مصنفین نے اس حقیقت کا نہایت فراخ دلی کے ساتھ اعتراف کیا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مدبرین اور مفکرین نے موجودہ بین الاقوامی پیچیدگیوں اور پریشان کن الجھنوں سے تنگ آکر زمانہ قریب میں بین الاقوامی کانفرنسوں اور لیگوں کی جو اس لئے بنا ڈالی ہے۔ کہ مختلف ممالک کے رہنے والوں کو ایک دوسرے سے قریب تر کرنے کے ذرائع سوچے جائیں۔ یہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ اور اس کی کامیابی موہوم نظر آتی ہے۔ لیکن اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل جس بین الاقوامی کانفرنس کی بنیاد ڈالی تھی۔ یعنی حج بیت اللہ کا فریضہ۔ وہ بہت زیادہ قابل عمل اور مفید ہے

اسلامی حج سے سبق

تمام دنیا کے مسلمان حج کے دوران میں اپنی کلچر اور تہذیب کے حقیقی گہوارہ سے فیض یاب ہو سکتے اور اپنے اپنے ممالک میں واپس آکر اپنے دوسرے اجزاء کو اس سے متاثر کر سکتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہر مسلمان کو یہ سبق دیتی ہے کہ اسلام تنگنائے قومیت سے بہت زیادہ وسیع چیز ہے۔ اور عالمگیر سوسائٹی سے عبارت ہے۔ جس کا ہر فرد اپنے ملکی اور نسلی اختلافات سے بلند ہو کر ایک ہمہ گیر اخوت و مساوات میں شریک ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اتحاد بین المسلمین جسے یورپ کے سیاستدان پین اسلامزم کا نام دیتے ہیں۔ ایک قابل عمل چیز بن جاتی ہے۔

سب مسلمان ایک سوسائٹی کے ارکان ہیں

اس وقت دنیا کے بڑے بڑے سیاستدان اور ماہرین مدبرات اس فکر میں ہیں۔ کہ اپنے ملکوں کے لئے ایسے جتھے بنائے جائیں۔ جو ان کی طاقت کو دوبالا کر دیں۔ اور ان کی فوجی طاقت اس قدر بڑھ جائے۔ کہ کسی کو ان کے مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ ہو سکے لیکن مسلمانوں کو اس کی ضرورت نہیں ان کے لئے اسلام نے پہلے سے ہی ایک ایسا نظام قائم کر دیا ہے۔ کہ وہ کسی نئے انتظام کے محتاج نہیں ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اخوت اسلامی کے احساس کو بیدار کیا جائے۔ اور مسلمانوں کو بتایا جائے۔ کہ ہندوستانی۔ افغانی ایرانی۔ عراقی۔ مصری۔ ترکی۔ چینی۔ روسی اور جاپانی ہونے کے باوجود وہ مسلمان ہیں۔ اور اس لحاظ سے ایک سوسائٹی کے ارکان اور ایک تسبیح کے دانے ہیں۔

مسلمانوں کی کوتاہ فہمی

یہ ایک ایسا نظام اسلام نے قائم کیا۔ کہ اگر اسے محفوظ رکھا جاتا۔ تو مسلمان حکومتیں دوسری حکومتوں کی ہوس ملک گیری کا شکار ہونے سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتی تھیں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس سنہری اسلامی اصل کے ماتحت فائدہ نہ اٹھایا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تمام ممالک میں مسلمانوں کا شیرازہ پریشان ہو گیا۔ اور ہر اسلامی ملک اپنے گرد و پیش کے حالات کے ذریعہ پیچیدگیوں میں مبتلا ہے۔ اور انہیں اس بات کا خیال ہی نہیں۔ کہ عالمگیر اسلامی برادری کے اصول کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ چہ جائیکہ انہیں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ اس وقت مختلف سیاسی اغراض ممالک اسلامیہ باہم اتحاد میں ایک روک بن کر حائل ہو رہی ہیں۔ جمہوریہ ترکی کے ایک اہم رکن عزت پاشا نے کچھ عرصہ ہوا۔ اس رائے کا اظہار کیا تھا۔ کہ ہم سیاسی اعتبار سے ایران کی نسبت ہنگری کے زیادہ قریب ہیں۔ اسلامی ممالک کے اسی قسم کے رجحانات نے ان کی قوت کو زائل کر کے ان کو کمزور اور بے اثر بنا رکھا ہے ورنہ جیسا کہ اسلام کا منشاء ہے۔ اگر ایرانی و ترکی اور عراقی و مصری کی حد بندیوں کو توڑ کر اسلامی سپرٹ کو مد نظر رکھا جاتا۔ تو یہ نوبت نہ آتی۔

مسلمانوں کے اتحاد کا سامان

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو ایک سلک میں منسلک کرنے کے لئے اور ان کی حالت زار پر رحم کر کے ان کو ہلاکت و بربادی کے عمیق غار میں گرنے سے بچانے کے لئے محض اپنے فضل سے ایک انتظام کیا ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے مسلمانوں کے انتشار اور پراگندگی کو دور کرنے کا سامان کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقصد عظیم کے متعلق اسلامی تعلیم کو اس کی حقیقی شکل میں پیش کیا ہے۔ اور آج بصارت سے حصہ رکھنے والی ہر آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ ہندوستانی۔ افغانی۔ مصری عراقی۔ انگریز جرمن۔ روسی و جاپانی۔ جاوی اور فرانسیسی امریکن اور جزائر کے رہنے والے سب اسلام کے ایک رشتہ میں منسلک ہو رہے ہیں۔ اور ایک ہی مرکز سے وابستگی قائم کر کے دنیا کو اسی عالمگیر اخوت و مساوات کا نظارہ دکھا رہے ہیں۔ جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے پیش کیا تھا۔ اگر تمام مسلمان اس بات کو سمجھ لیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تو نہ صرف ان میں نہایت ہی مستحکم اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ اور وہ دنیا کی ناقابل تسخیر طاقت بن سکتے ہیں۔ بلکہ باقی دنیا کو بھی اسلام کے جھنڈے کے نیچے لا کر ساری دنیا میں حقیقی اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔ ورنہ یہ حقیقت ہے۔ اور واقعات کے رو سے ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ جب تک وہ حبل اللہ کو نہیں پکڑ لیتے۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کے اتحاد کے لئے نازل کی۔ اس وقت تک نیشنلزم کا کوئی جذبہ اور قومیت و اخوت کی کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ وقتی طور پر کوئی تحریک قبولیت حاصل کرتی نظر آئے۔ یا کہیں کوئی کانفرنس بظاہر اس قسم کے مقاصد کے پیش نظر منعقد ہو جائے۔ جیسا کہ ۱۹۳۲ء میں فلسطین میں ایک کانفرنس کا انعقاد ہوا تھا۔ لیکن یہ امر یقینی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر جمع ہوئے بغیر وہ صحیح مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس پر پہنچے بغیر مسلمان بام رفعت پر نہیں پہنچ سکتے۔

نظارتوں کے اعلانات

ایک رشتہ کے معاملہ میں بعض اصحاب کی طرف سے مجرمانہ بے احتیاطی اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

ضلع سیالکوٹ کے ایک احمدی کے متعلق نظارت تعلیم و تربیت میں یہ اطلاع پہنچی تھی۔ کہ وہ اپنی لڑکی کا رشتہ ایک ایسے شخص کے ساتھ کرنے لگے ہیں جس کی احمدیت مشکوک ہے اس پر نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ان صاحب کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی تھی۔ کہ وہ اس رشتہ سے تا فیصلہ مرکز رُکے رہیں۔ اور مقامی احمدیوں کو ہدایت دی گئی تھی۔ کہ اگر وہ نہ رکیں تو پھر کوئی احمدی اس رشتہ میں شریک نہ ہو۔ لیکن باوجود اس تار کے اس شخص نے یہ رشتہ کر دیا۔ اور بعض مقامی احمدی اس میں شریک ہوئے۔ اس پر بعد تحقیقات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کرنے والے احمدی کے متعلق اس سزا کا فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنی لڑکی اور داماد کے ساتھ تا اجازت مرکز کلی طور پر قطع تعلق کر لیں۔ اور مقامی جماعت کے مجمع میں اپنے قصور کا اعتراف کر کے معافی مانگیں۔ اور تین دن تک ان کیساتھ کوئی احمدی کلام نہ کرے۔ اور نہ وہ کسی احمدی سے کلام کریں۔ اور مقامی امیر کے متعلق جو باوجود تار پہنچ جانے کے اس شادی میں اس خیال سے شریک ہو گئے تھے۔ کہ لڑکا حقیقۃً احمدی ہے۔ اور مرکز کو غلط اطلاع ملی ہے۔ یہ سزا دی گئی ہے۔ کہ انہیں ایک سال کے لئے امارت سے علیحدہ کر کے ان کے لڑکے کو امیر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے متعلق بھی مقامی جماعت کے مجمع میں غلطی کے اقرار اور معافی کی شرط لگائی گئی ہے۔ اسی طرح شرکت نکاح کی وجہ سے مقامی امام الصلوٰۃ کو بھی طلب معافی کی پابندی کے علاوہ تین ماہ کے لئے امامت سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ اور اسی قسم کی سزائیں بعض دوسرے مقامی احمدیوں کو دی گئی ہیں۔ اور بعض کے متعلق ابھی تحقیق جاری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ ترحم یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس سزا کے مستحق ناموں کے اظہار کے بغیر اخبار میں اعلان کیا جائے۔ سو اس ارشاد کی تعمیل میں یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ احباب ایسے

جائنٹ ناظر صاحبان بیت المال کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی سال گذشتہ کی طرح ہر ایک احمدی کی آمدنی صحیح تشخیص کرانے کے بعد جماعتوں کے چندہ کا بجٹ تجویز کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس غرض کے لئے حضور نے مندرجہ ذیل جائنٹ ناظران بیت المال کا تقرر منظور فرمایا ہے۔ جو اپنے اپنے حلقہ کی انجمنوں اور افراد کی تشخیص کرائیں گے۔ اور اس کی رو سے ہر ایک انجمن کے چندہ کا بجٹ تیار کیا جائے گا۔ عہدہ داران جماعت۔ اور جماعت کے ہر ایک احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کام کو جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت شروع کرنے والے ہیں۔ اس میں ان کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جائنٹ ناظر صاحبان کے نام اور ان کے حلقے حسب ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام جائنٹ ناظر صاحبان	حلقہ
۱	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	ضلع جالندھر۔ ہوشیارپور
۲	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب	ضلع جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمل پور
۳	میر محمد اسحاق صاحب فاضل	ضلع سیالکوٹ۔ صوبہ جموں۔ ریاست پونچھ۔ ضلع امرتسر
۴	خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب	ضلع گورداسپور سوا قادیان ضلع کانگڑہ
۵	شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری	ضلع لاہور۔ ضلع گوجرانوالہ
۶	خان صاحب بابو برکت علی صاحب شملوی	جھنگ۔ میانوالی۔ منٹگمری
۷	ملک مولا بخش صاحب	ضلع ملتان۔ ریاست بہاولپور۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں
۸	چودہری برکت علی خان صاحب	دہلی۔ شملہ۔ انبالہ۔ رہتک۔ حصار۔ گوڑگاؤں اور علاقہ کشمیر
۹	بابو محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر	ضلع گجرات۔ ضلع شیخوپورہ
۱۰	چودہری غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی	ضلع لدھیانہ۔ ریاست ہائے نابھہ پٹیالہ۔ جیند۔ مالیرکوٹلہ وغیرہ
۱۱	مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل جٹ	صوبہ یو۔ پی
۱۲	ماسٹر محمد طفیل صاحب	ضلع فیروزپور
۱۳	نواب محمد عبداللہ خان صاحب	صوبہ سندھ
۱۴	چودہری مظفرالدین صاحب	بہار۔ بنگال
۱۵	ملک غلام فرید صاحب	علاقہ دکن۔ مالابار و سیلون
۱۶	میاں غلام مجتبیٰ صاحب	ممالک غیر
۱۷	مرزا محمد شفیع صاحب	علاقہ سرحد

ضلع لائل پور و شاہ پور۔ نیز دیگر علاقہ کے بجٹ ناظر بیت المال کے دفتر سے تیار ہوں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

مرکز کے افاضات

قادیان آنیوالے احباب کے لئے ضروری اعلان

قادیان آنیوالے احباب کی طرف سے بعض اوقات یہ بات بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ جب چند روز کی رخصت لے کر یا فرصت نکال کر قادیان آتے ہیں۔ تو سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی گاہے گاہے کی صحبت کے جو نمازوں کے بعد حضور کے تشریف رکھنے سے میسر آ جاتی ہے۔ دینی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ سو احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں خدا کے فضل سے مندرجہ ذیل انتظامات اور مواقع دینی تعلیم و تربیت کے لئے موجود ہیں جن سے احباب فائدہ اٹھا سکتے ہیں (۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور مجالس مسجد مبارک میں۔ اور آپ کی پرائیویٹ ملاقات کے موقعے اور خطبات جمعہ وغیرہ (۲) قرآن شریف کا درس از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس از مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل بعد نماز صبح مسجد مبارک میں۔ (۴) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری واعظ مقامی قادیان کا درس قرآن شریف و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر کتب مہمان خانہ میں (۵) قادیان کی مختلف مساجد میں قرآن شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس (۶) مدرسہ احمدیہ کی اوپر کی جماعتوں۔ اور جامعہ احمدیہ کی سب جماعتوں میں دینیات کی تعلیم کی گھنٹوں میں شامل ہو کر احباب فائدہ اٹھا سکتے ہیں (۷) سلسلہ احمدیہ کی مرکزی لائبریری جس میں ہر قسم کی کتابیں موجود ہیں۔ جس سے احباب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (۸) بزرگان سلسلہ اور جماعت کے سابقین اولین جو خدا کے فضل سے قادیان میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔ جن کی صحبت اپنے اندر بہت بڑے علمی اور روحانی فوائد رکھتی ہے (۹) پھر وہ مخفی روحانی اثر ہے۔ جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کی سرزمین میں ودیعت کیا ہے۔ جس سے ہر شخص جو پاک نیت کیساتھ قادیان آتا ہے علیٰ قدر مراتب اور حسب استعداد مستفید ہوتا ہے۔

مراسلات

قبولِ احمدیت کے متعلق حلفیہ اعلان

میں شیخ ملتانی ولد شیخ الٰہی بخش صاحب ذات شیخ عمر ۴۷-۴۸ سال ساکن پنڈی گھیب ضلع کیمبل پور حال وارد خانیوال پیشہ ونجارا ہوں۔ میں خدا کی پاکیزگی کی قسم کھا کر اور قرآن کریم کو ہاتھ میں لیکر بیان کرتا ہوں۔ کہ آج مورخہ ۱۳؍ مئی ساڑھے گیارہ بجے دن کے میں ایک نان بائی سے اپنی روٹی پکوا رہا تھا جہاں چودہری غلام سرور صاحب ساکن چک ۵۵/۲۰ ل اوکاڑہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور احمدیت کی تبلیغ کر رہے تھے۔ وہاں چودہری صاحب کے مخاطب ۴-۵ آدمی تھے۔ میرے دل میں یہ خیال اٹھا۔ کہ چودہری صاحب حاضرین کے سامنے جھوٹ پیش کر رہے ہیں اس خیال کے ماتحت میں نے حاضرین سے کہا۔ کہ چودہری صاحب سے پوچھیں۔ کہ مرزا کی والدہ اور والد کا کیا نام تھا۔ میرے نزدیک اس کے جواب سے لوگوں کو پتہ چل جاتا۔ کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے۔ حاضرین نے استہزا کے طور پر خود ہی مرزا صاحب کی والدہ صاحبہ کا نام کچھ لے دیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ ان کے باپ کا نام کوئی نہیں۔ ان باتوں کے بعد میں روٹی لے کر اپنے مکان پر چلا گیا۔ اور روٹی کھا کر سو گیا۔ خواب میں میں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ میں نے اس کو اپنا پیر سمجھا۔ انہوں نے میرا کان پکڑ کر ہلایا۔ اور ایک یا دو ہنٹر مجھے مارے۔ اور مارنے سے پہلے یا مارنے کے بعد یہ کہا۔ "اے بیوقوف یکو اس نہ کیا کرو۔ غلط باتیں نہ کہا کرو"۔ اس کے بعد میں سخت گھبراہٹ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور سوچنے لگ گیا۔ کہ کونسی غلطی میں نے کی ہے۔ جس سے مجھے اتنی تنبیہ ہوئی ہے۔ اور روکا گیا ہے دو تین گھنٹے تک میں اس پہلو پر سوچتا رہا۔ میرے دل پر خدا کا خوف طاری تھا۔ آخر کار مجھے خیال آیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق جو کچھ میں نے کہا تھا۔ وہی غلط باتیں تھیں۔ اور انہی کے متعلق مجھے یہ تنبیہ ہوئی۔ اور روکا گیا ہے۔ میں اس خیال میں ہی تھا۔ کہ چودہری غلام سرور صاحب وہاں سے گذرے۔ میں نے گھبراہٹ میں ان کو پکڑ لیا۔ اور کہا۔ کہ میرے سر پر ہاتھ پھیرو۔ تا کہ مجھے تسکین ہو۔ چودہری صاحب نے کہا۔ میں ڈاکخانہ سے ہو کر ابھی واپس آتا ہوں۔ چنانچہ چودہری صاحب واپس آئے۔ اور میرے پاس بیٹھ گئے۔ میں نے ان کو یہ سارا واقعہ سنایا۔ اور کچھ اور بھی باتیں کیں۔ اور کہا کہ آج سے میں حضرت مرزا صاحب کا غلام ہوں۔ جو کچھ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔ آپ اس بات پر میرے گواہ رہیں۔ اور آپ میرے لئے دعا کریں۔ چنانچہ چودہری صاحب نے میرے لئے دعا کی ؎

میں نے یہ بیان روبرو چودہری اعظم علی صاحب سب جج خانیوال و چودہری بلال احمد صاحب سکرٹری تبلیغ خانیوال چودہری غلام سرور صاحب۔ چودہری محبوب عالم صاحب وکیم فرڈ ریلوے۔ چودہری نذیر احمد صاحب کلارک .B.C.G.A خانیوال چودہری محمد صادق صاحب امیدوار پٹواری غلام رسول صاحب گڈز کلارک خانیوال دیا ہے۔

سیالکوٹ میں آریوں پر شاندار فتح

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے جلسہ پر آریوں کو ہمارے مبلغین نے چیلنج پر چیلنج دیئے۔ کہ میدان مناظرہ میں نکلیں مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ سامنے آئے۔ جب ہمارے مبلغین واپس چلے گئے۔ تو پھر آریوں نے مہاشہ چرنجی لال پریم کو بلایا۔ اور یکم دو تین جون کو اس کی تقریریں کرائیں۔ ہم نے بھی مہاشہ محمد عمر صاحب کو بلا لیا۔ جو تین جون کو یہاں پہنچ گئے ؎

یکم جون کو مہاشہ چرنجی لال نے اپنے لیکچر میں جس کا موضوع "الہامات مرزا" تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بہت بدزبانی کی۔ اور آپ کے الہامات پر تمسخر کیا۔ بعد میں صرف پانچ منٹ سوالات کے لئے وقت دیا۔ جس میں خاکسار نے بعض اعتراضات کا جواب دیا۔ دوسرے دن مہاشہ چرنجی لال نے غیر احمدیوں کو ہمارے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا اور اپنی تقریر میں حوالہ جات کو غلط طریق سے پیش کرتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ لیکن یہ دھوکہ دہی کام نہ آئی۔ تیسرے دن مہاشہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پھر بدزبانی شروع کی۔ ہمارے مبلغ صاحب پہنچ چکے تھے۔ مگر مہاشہ جی کو چونکہ اس کا وہم بھی نہ تھا۔ اس لئے ایک منتر کے متعلق جسے مہاشہ محمد عمر صاحب نے اپنی تقریر میں پیش کیا تھا۔ چیلنج دیا۔ کہ اگر وہ وید سے ثابت ہو جائے۔ تو پانچ سو روپے انعام دیں گے۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے اسی وقت اعلان کر دیا۔ کہ اس کے متعلق ابھی فیصلہ کر لیا جائے۔ اور جب چرنجی لال صاحب نے وہ منتر پڑھا۔ تو پبلک کو معلوم ہو گیا۔ کہ وہ عین اسی طرح ہے۔ جس طرح احمدی مبلغ نے کہا تھا۔ آریہ سماج ہر روز لیکچر کے بعد پانچ منٹ سوالات کے لئے دیا کرتی تھی لیکن اس دن یہ اثر ہوا۔ کہ باوجود آخر وقت تک وعدہ کرتے رہنے کے سوالات کے لئے بالکل موقع نہ دیا۔ مسلمانوں نے جب دیکھا۔ کہ آریوں نے اس وقت صریح دھوکہ کیا ہے۔ اور باوجود وقت دینے کا وعدہ کرنے کے مکر گئے ہیں۔ وہ آریوں کی شکست کا اعلان اللہ اکبر اسلام زندہ باد اور مہاشہ صاحب زندہ باد کے نعروں کے ساتھ کرتے ہوئے واپس آ گئے ؎

چونکہ آریوں نے اپنے آخری لیکچر کے بعد مہاشہ صاحب کی آمد کے غیر متوقع علم سے خوفزدہ ہو کر سوالات کے لئے وقت نہ دیا اس لئے ۴ جون کو مہاشہ محمد عمر صاحب کے لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ چند احمدی بچوں نے تمام شہر میں منادی کی۔ لیکچر رات کو ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ دوران تقریر میں ایک سکھ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب کے ایک شاگرد نے شور مچا کر انتظام جلسہ کو خراب کرنا چاہا۔ مگر انہیں خاموش کر دیا گیا۔ پبلک کثیر تعداد میں مہاشہ صاحب کا لیکچر سننے کے لئے جمع تھی۔ مہاشہ صاحب نے اپنی تقریر میں دیانندی مشن کی حقیقت کھول کر رکھ دی۔ سوامی دیانند کی تاریک اور بھیانک زندگی ان کی حیاسوز تعلیم کو پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اور ان تمام اعتراضات کے جواب دیئے۔ جو چرنجی لال نے اپنی تقاریر میں کئے تھے۔ شہر میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ آریوں کو بعد میں سوالات کے لئے کافی وقت دیا جائے گا۔ اور لیکچر کے بعد متعدد بار انہیں پکارا گیا۔ کہ وہ اگر چاہیں۔ تو سوالات کر لیں۔ مگر کسی آریہ کو جرأت نہ ہوئی۔ الحمد للہ احمدیت کو آریوں پر ایسی شاندار فتح نصیب ہوئی۔ جسے آریہ عرصہ تک یاد رکھیں گے ؎

خاکسار سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ

درہ شیر خان (پونچھ) میں تبلیغی جلسہ

۷؍ جون موضع گھنڈی داخلی درہ شیر خان میں تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ وہاں کے نمبردار سردار علی اکبر خان صاحب جو ایک تعلیم یافتہ اور معزز خاندانی طبقہ سے تعلق رکھنے والے انسان ہیں۔ اور کئی ایک دیہات میں ذی اثر ہیں۔ غیر احمدی علماء نے غلط باتیں احمدیوں کی طرف منسوب کر کے ان کو مخالفت پر جوش دلایا ہوا تھا۔ اور بائیکاٹ وغیرہ کے وہ بہت ممد و معاون تھے۔ جماعت احمدیہ نے ایک دعوت پر سردار صاحب کو مدعو کیا۔ آپ تشریف لائے۔ اور احمدیوں کی درخواست پر جلسہ کی صدارت بھی منظور کر لی۔ مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ کی تقریر فضیلت اسلام و صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر قریباً ۲ گھنٹے ہوئی۔ حاضری قریباً اڑہائی صد تھی۔ غیر احمدی اصحاب پر بہت اچھا ہوا۔ اور تین اصحاب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ؎

خاکسار۔ دانشمند پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پونچھ

جماعتہائے سندھ سے درخواست

اس سے قبل ۱۰ رمئی کے اخبار میں اعلان کرایا گیا تھا۔ مگر نواب شاہ کی جماعت کے سوا کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اس لئے اب دوبارہ اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتہائے سندھ کی خدمت میں درد بھرے دل سے عرض ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق بہت جلد مشورہ دے کر ممنون فرمائیں۔

(۱) سندھ میں نئی جماعتیں کس طرح قائم کی جا سکتی ہیں۔ (۲) سندھ میں تبلیغ منظم اور زور کے ساتھ کس طرح مسلسل کی جا سکتی ہے۔ (۳) سندھ پراونشل انجمن قائم کی جائے یا نہ۔ اگر کی جائے تو کہاں اور کام کس طرح ہو۔ امید ہے کہ اب جماعتیں بہت جلد متوجہ ہوں گی۔

(۴) ماہ جون میں سندھی ٹریکٹ "وفات مسیح علیہ السلام" پر شائع ہوگا۔ یہ مضمون ناظر صاحب تالیف و تصنیف سے پاس ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس مضمون پر سب دلائل نہایت زوردار اور مؤثر پیرایہ میں اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور حیات مسیح ثابت کرنے والے کے لئے اکیس ہزار روپیہ کے انعامات بھی شامل ہیں۔ اس ٹریکٹ کی قیمت کم و بیش ایک پیسہ ہوگی۔ سندھ کی تمام جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ یہ ٹریکٹ بہت بڑی تعداد میں لے کر مستحق اشخاص میں تقسیم کریں۔ تبلیغ کی نہایت ہی اشد ضرورت ہے۔ سو احباب جلد توجہ فرمائیں۔ اور تعداد سے اطلاع دیں۔ خاکسار۔ عطاء اللہ احمدی نائب مہتمم تبلیغ معرفت بابو فتح محمد کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی۔

امام الصلوٰۃ کی ضرورت

انجمن احمدیہ بنارس کے لئے ایک متقی۔ پرہیزگار اور عمر رسیدہ امام الصلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ امام الصلوٰۃ کے فرائض کے احمدی بچوں کو قرآن مجید باترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بھی پڑھا سکیں ایسے صاحب جو مجرد ہوں ان کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست بمعہ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہیئے۔ خاکسار۔ عبدالرشید خان احمدی ہیڈ کلرک سپرنٹنڈنٹ محکمہ نہر بنارس۔ چھاؤنی۔

جالندھر چھاؤنی کے ایک سکول ماسٹر کا جوشِ عقیدت

ریڈ کراس سوسائیٹی کے سکٹری صاحبان ضرور دھیان دیں

ماسٹر رام رتن شرما نے مندرجہ ذیل خط پنڈت جی کو لکھا ہے۔ اس کی نقل یہاں رفاہ عام کے واسطے درج کی جاتی ہے۔

"فخر قوم پنڈت جی۔ نمستے۔ پرماتما سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کا اقبال و دولت ترقی پذیر رہے۔ اور پنڈت جی کا لگایا ہوا پودا ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے۔ مخالفت اور بادِ مخالفت کے جھونکوں سے محفوظ رہے۔ یہی میری دلی چاہ ہے۔ داس کو بھی حکمت کا شوق ہے۔ مریضان کو آپ کے سچے اور شدبالیہ سے ادویات منگوانے کی ترغیب دیتا رہتا ہوں۔ بعض کو خود تجویز کر کے منگوا دیتا ہوں۔ عموماً تعلیم یافتہ طبقہ گرانیٔ ادویات کا شاکی رہتا ہے۔ اور مقابلتاً دیگر دواخانوں کے نرخوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر میں ان کو صاف جواب دیتا ہوں۔ کہ میری نظر میں جو قدر و منزلت امرت دہارا اوشدبالیہ کی ہے۔ دنیا کے کسی دواخانہ کی نہیں ہو سکتی ہے۔ مندرجہ بالا الفاظ لکھ کر احسان ظاہر کرنا انسانی شرافت سے بعید ہے۔ مگر اشارتاً خلوصِ محبت اور جوشِ عقیدت کا اظہار ہے۔ ہندوستان کے مشہور معالج کوئی دنود ٹھاکر دت شرما موجد امرت دہارا کی ادویات جو کہ نہایت مجرب اور آزمودہ ہیں۔ میری رائے میں ریڈ کراس سوسائیٹیوں والے ضرور منگوا کر پاس رکھیں۔ اور عوام کو تکلیف۔ خرچ اور دکھ سے بچا دیں۔"

جن ادویات کی طرف ماسٹر جی کا اشارہ ہے وہ ہم نیچے درج کرتے ہیں۔

سرکاری فسٹ ایڈ بکس۔ سکاؤٹوں اور ریڈ کراس کے لوگوں کے واسطے ایک نعمت ہے۔ کوئی ولایتی سکاؤٹ بکس اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ قیمت بمعہ خوبصورت بکس ڈھائی روپیہ (۲۸)

گولی کھانسی۔ ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے کھانسی خشک و تر دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت ۱۰۰ گولی ایک روپیہ تیس گولی آٹھ آنے۔ **سرمہ امرت**۔ ہر ایک کے روزانہ استعمال کے لئے ہے۔ آنکھوں کی کل امراض سے محفوظ رکھتا ہے قیمت ۸ آنے۔ **دست ورچن**۔ یہ گولیاں جلاب کے حق میں بڑی بے نظیر ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ایک روپیہ۔ تیس گولی ۸ آنے۔ **امرت دہارا**۔ ایک ہی دوائی اور خوراک بھی چند بوند دنیا کی کل امراض کا علاج چالیس ہزار سے زائد شخص لکھ کر بھیج چکے ہیں۔ کہ امرت دہارا ہر شخص کو موجود رکھنی چاہیئے قیمت فی شیشی ڈھائی روپیہ۔ نصف سوا روپیہ۔ نمونہ آٹھ آنے۔ **منجن امرت**۔ دانتوں کی کل امراض کو دور کرتا ہے۔ اور محفوظ رکھتا ہے۔ روزانہ استعمال کی چیز ہے۔ قیمت چار آنے۔ **ملیریا ناشک**۔ ملیریا بخار کی اکسیر دوائی ۹۹ فیصدی تین دن میں قطعی دور قیمت آٹھ آنے۔ **امرت دہارا کی میٹھی ٹکیاں**۔ منہ میں رکھ کر چوسنے سے امرت دہارا کا فائدہ ہوتا ہے۔ مٹھائی کی مٹھائی اور دوائی کی دوائی ہے۔ قیمت ایک سو ٹکیہ چار آنے۔ **برہمی ارشٹ**۔ حافظہ کے واسطے اس سے بڑھ کر دوائی نہ ہوگی۔ ہر طالب علم کو ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف ایک روپیہ۔ **درد شکن**۔ اس کی ایک ہی پڑیہ کے استعمال سے ہر ایک قسم کی درد کو ۵ منٹ میں آرام آتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنے۔ **کرن تیل**۔ کان کی کل امراض کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ چار آنے **لال جواہر**۔ نہایت اعلیٰ چورن ہے۔ پیٹ کی کل امراض کو فائدہ مند ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ چار آنے۔ **گندھار رس**۔ مروڑ۔ پیچش۔ دست و سنگرہنی کا مجرب علاج ہے قیمت ایک روپیہ نمونہ دو آنے۔ **باغ پھول تیل**۔ بالوں پر تمام تیلوں کا سرتاج ہے۔ بالوں کو نرم و ملائم کرتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ

نوٹ:۔ جو ریڈ کراس سوسائٹی والے یہ لکھیں۔ کہ ادویات مفت بانٹیں گے۔ ان کو کارخانہ ۲۵ فی صدی رعایت کرتا ہے۔

المشتہر:۔ **مینجر امرت دہارا ۹۳ لاہور**

ٹریکٹ متعلق زلزلہ بہار کا انگریزی ترجمہ

ٹریکٹ متعلق زلزلہ بہار کا انگریزی ترجمہ چھپ گیا ہے ۲ روپے فی کاپی کے حساب سے بک ڈپو تالیف و اشاعت سے طلب فرمائیں۔ سینکڑہ لینے والوں کے لئے رعایت ہوگی۔ تبلیغ کے لئے بہترین چیز ہے۔ احباب کو انگریزی خوانوں میں اس کی خوب اشاعت کرنی چاہیئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

ایک مفید سکول

لدھیانہ کا سکول فار الیکٹریشنز بہت مفید کام سرانجام دے رہا ہے۔ اس کے مینجر ایک قابل مسلمان ہیں۔ احمدی نوجوانوں کو اس سکول سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ داخلہ سے پہلے پراسپکٹس منگا کر پڑھ لینا چاہیئے۔

مارکیٹ گزٹ کا سپیشل نمبر مفت

"مارکیٹ گزٹ کراچی" کے اب تک چھ پرچے شائع ہوئے ہیں جس کو تجارتی دنیا میں اسقدر مقبولیت اور ہر دلعزیزی اور شہرت حاصل ہوئی۔ کہ ہندوستان میں شاید ہی کسی دوسرے تجارتی اخبار کو ہوئی ہو۔ اس کی غرض وغایت اور حقیقی مقصد یہی ہے۔ کہ تجارت پیشہ اصحاب کی سچی رہبری کرے۔ کارکنان ادارہ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کا ایک خاص نمبر شائع کیا جائے۔ جو دنیائے تجارت کے لئے خصوصاً اور عام پبلک کے لئے عموماً معلومات کا کافی ذخیرہ ہو۔ اس پرچہ میں کراچی کی تمام سیرگاہیں، مشہور و معروف مقامات اور قابل دید نظارے معہ نقشہ و فوٹو درج ہونگے۔ نیز تجارتی فوائد و اصول اور بیوپار کے اتار چڑھاؤ اور گُر سے پبلک کو آگاہ کیا جائیگا۔ اگر آپ اسے مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بلا توقف آج ہی ۱۲ر بھیج کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں اور مستقل خریدار بن کر سال بھر تک گھر بیٹھے دلچسپ مضامین اور مارکیٹ کے تازہ نرخوں سے ہر ہفتہ باخبر ہوتے رہیئے۔ اور ہر ایک تاجر کے لئے یہ نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ سپیشل نمبر کی قیمت فی کاپی ۸ر (آٹھ آنے) ہوگی۔ مگر اپنے مستقل خریداروں کو مفت بھیجا جائیگا۔ آخری رعایت:۔ واضح رہے کہ یہ رعایت صرف ۲۵ جون ۱۹۳۴ء تک ہے۔ بعد میں اس کی اصلی قیمت تین روپے سالانہ لی جائیگی۔ ۳/-/- لہذا جلد خریدار بن کر اس رعایت سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے دوسرے رفقاء کو بھی ترغیب دیں۔

خیر طلب:۔ مینیجر "دی مارکیٹ گزٹ کراچی" (سندھ)

کٹ پیس منگوانیوالوں کو ضروری اطلاع

اس موسم میں آپ کٹ پیس کی تجارت سے اچھا منافع پیدا کر سکتے ہیں

۲۵/- روپیہ والی گانٹھ سے گھر کے زنانہ مردانہ خورد و کلاں کپڑے آسانی سے تیار ہو سکتے ہیں آپ خواہ خانگی ضرورت میں لائیں۔ خواہ وہ فروخت کر کے فائدہ اٹھائیں۔ ان گانٹھوں سے آپ کو ہر صورت فائدہ ہی فائدہ ہے۔

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ چوتھائی قیمت پیشگی آنی لازمی ہے۔ بغیر پیشگی کے کسی آرڈر کی تعمیل نہ ہوگی۔ کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری خرچ معاف ہوگا۔ ہماری مائیں بہنیں بھی منگوا کر اپنے گھروں میں فروخت کر کے اچھا منافع پیدا کر رہی ہیں۔

مکس گانٹھ نمبر ۱ وزن ۱۰ پونڈ} اس گانٹھ میں تمام کپڑا فینسی ہوگا۔ یعنی لیڈی رشمی سوٹنگ کلاتھ۔ وائل پھولدار۔ پلین چھینٹ۔ پاپلین۔ پاپلین دھاری دار ایکطرفہ وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ بھی چند قسم کا کٹ پیس ہوگا ٹکڑے ایک گز سے ۶ گز تک ہونگے۔ قیمت فی گانٹھ صرف ۲۵/-/-

مکس گانٹھ نمبر ۲ وزن ۱۵ پونڈ} اس گانٹھ میں تمام کٹ پیس زنانہ مردانہ موسم گرما کے مطابق ہوگا۔ زیادہ کٹ پیس باریک ہوگا۔ ٹکڑے ۱/۲ گز سے ۵ گز تک نوٹ ضروری:۔ اس میں لیڈی رشمی سوٹنگ کلاتھ نہیں ہوگا۔ قیمت ۱۵ پونڈ والی گانٹھ صرف ۲۵/۰/۰

مکس گانٹھ نمبر ۳ وزن ۲۰ پونڈ} اس گانٹھ میں بھی تمام کٹ پیس موسم گرما کے مطابق ہوگا مگر ٹکڑے چھوٹے یعنی ۱/۴ گز سے ۲ گز تک۔ اس میں تمام کٹ پیس کاٹن یعنی سوتی ہوگا۔ چیز اچھی ہے۔ قیمت ۲۰ پونڈ والی گانٹھ صرف ۲۵/۰/۰

مینیجر
فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائین کراچی (سندھ)

طبی دنیا میں ایک قابل قدر اضافہ

رہنمائے انجکشن

مصنفہ ڈاکٹر مختار احمد صاحب ممتاز احمدی ایڈیٹر رسالہ تبصرۃ الاطباء لاہور

زمانہ حاضرہ میں علم و فن طب دیگر علوم و فنون کے دوش بدوش ترقی کے معراج پر پہنچ رہا ہے۔ ہر روز اسباب امراض پر نئے نظریات پیش کئے جاتے ہیں۔ اور تشخیص و علاج کے نئے طریقے دریافت ہوتے ہیں۔ ماہرین فن کی بے تعصبی اور ذرائع خبر رسانی کی سرعت و سہولت سے ہر ملک کی دریافت و ایجاد سے تمام دنیا بہرہ ور اور مستفید ہوتی ہے۔ نئے اصول اور نظریات ہر زبان میں ترجمہ ہوتے ہیں۔ لیکن اردو زبان اس دوڑ میں بہت پیچھے ہے۔ مگر اب اس زبان میں علوم کا ذخیرہ بڑی تیزی سے جمع ہو رہا ہے۔ انجکشن ٹریٹمنٹ یعنی علاج بذریعہ ٹیکہ صرف فن ہی نہیں۔ بلکہ طبی دنیا میں ایک مکمل علاج کی صورت رکھتا ہے۔ اور اپنے سریع التاثیر ہونے کے باعث تمام ترقی یافتہ طبقہ میں رائج اور کامیاب علاج تسلیم ہو چکا ہے۔ چونکہ اس پر اب تک اردو میں کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اس لئے عموماً ہمارے اردو دان طبیب بھائی اس بہترین طریقہ علاج سے ایک حد تک محروم ہیں۔ جناب موصوف نے بڑی محنت و کاوش سے اس طریقہ علاج پر بہترین کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ ایسی مکمل کتاب آج تک اردو تو کیا انگریزی میں بھی طبع نہیں ہوئی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے انجکشن کے طریقہ علاج اور اس کی تفصیلات کا خلاصہ ارباب فن کے سامنے پیش کیا ہے۔ انجکشن کے تمام جدید آلات۔ ان کا استعمال۔ کثیر الاستعمال ادویہ۔ ان کے خواص و فوائد۔ اور چند اہم امراض اور ان کے علاج پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔ کتاب کی تدوین میں جدید ترین معلومات درج کی گئی ہیں۔ گویا کتاب انجکشن کے طریقہ علاج کا بے بہا خزانہ ہے۔ انجکشن کرنے کی مختلف حالتوں کے فوٹو بلاک سے مزین۔ بہترین طباعت و کتابت۔ کاغذ اعلیٰ (قیمت بمعہ محصول ڈاک ایک روپیہ) ملنے کا پتہ:۔

کتب خانہ طب جدید میو روڈ۔ لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

ہندوستان اور بیرونی ممالک کی خبریں

کپور تھلہ جیل میں ۱۵ جون کو ایک مشہور سکھ قیدی سمند سنگھ نے بعض دیگر قیدیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اور داروغہ جیل پر چاقو سے حملہ آور ہوا۔ بعض اور قیدیوں نے بھی اس کی معاونت کی۔ آخر داروغہ جیل نے دروازے کے اندر پناہ لے کر قیدیوں پر بندوق سے فائر کئے۔ جس سے چند قیدی مجروح ہو گئے۔

جالندھر سے ۱۵ جون کی اطلاع ہے۔ کہ ریاست کپور تھلہ میں عبد العزیز بیگوالیہ کو جو اچھے داریوں کا رشتہ ہے۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

اطالوی سفیر متعینہ کابل جو پچھلے دنوں فوت ہو گیا تھا۔ اس کے بعض ارکین خاندان اس کی لاش کابل سے لے کر ۱۵ جون کو پشاور پہنچے۔ لاش اطالیہ لے جا رہے ہیں۔

حکومت بنگال کے متعلق دار جیلنگ سے ۱۵ جون کی اطلاع کے مطابق موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے بعض کانگرسی مجالس سے پابندیاں دور کر دی ہیں یہ مجالس ۳۲ء میں خلاف قانون قرار دی گئی تھیں۔

ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے لئے پشاور سے ۱۵ جون کی اطلاع کے مطابق افغانستان کے ایک گاؤں میں عمارت تعمیر کر کے پرورش کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

شملہ میں ۱۵ جون کو بلدیہ لاہور۔ لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی اور پنجاب گورنمنٹ کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔ اور بلدیہ اور الیکٹرک سپلائی کمپنی کے نمائندوں نے اس بات کو قبول کر لیا۔ کہ ان کا تنازعہ کسی ایسے آدمی کے سپرد کیا جائے۔ جو حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر ہو۔ پانچ اشخاص پر مشتمل ایک بورڈ مقرر کیا گیا۔ جو ان شرائط کا فیصلہ کرے گا جن پر بجلی مہیا کی جائے گی۔

سر عبد القادر معہ بیگم صاحبہ ۱۴ جون کو فرنٹیئر میل سے بعزم لندن روانہ ہو گئے۔ سٹیشن پر کثیر التعداد معززین نے پر جوش مشایعت کی

حکومت ہند کے ہوم سیکرٹری نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے قائم مقام صدر مسٹر جمنا لال بجاج کی اس درخواست کے جواب میں کہ سرخ پوشوں سے پابندیاں ہٹائی جائیں ۱۵ جون کو لکھا۔ کہ حکومت کو یہ معلوم ہے۔ کہ سرخ پوشوں کی جماعت اول اول نارتھ ویسٹرن فرنٹیئر پراونشل جرگہ کے نام سے کام کر رہی تھی۔ بعدۂ یہ افغان جرگہ یا خدائی خدمت گار کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اور اس جماعت کی آخری شکل کو کانگرس کا جزو سمجھا گیا۔ اس جماعت کا اعمال نامہ ایسا ہے کہ حکومت ان قوانین کو منسوخ کرنا نہیں چاہتی۔ جن کے رو سے اسے خلاف آئین قرار دیا گیا تھا۔

ریاست کپور تھلہ کے ہندوؤں اور سکھوں نے ۱۶ جون کو انسپکٹر جنرل پولیس کے اعزاز میں "گو کھا والہ" ڈے منایا۔ جسے حادثہ سلطان پور کی وجہ سے کمیشن نے برطرف کرنے کی سفارش کی ہے۔

شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اسمبلی کے انتخابات اور نامزدگیوں کی تاریخوں کے متعلق حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں سے خط و کتابت کر رہی ہے۔ اندازہ ہے کہ بعض صوبجات میں انتخابات آغاز ماہ نومبر میں شروع ہو کر ۱۵ دسمبر تک ختم ہو جائیں گے۔ البتہ ایک دو صوبوں میں جہاں موسمی حالات کی وجہ سے انتخابات میں قدرے تاخیر ہو گی۔ دسمبر کے اختتام تک انتخابات تکمیل پذیر ہوں گے۔

مسلم لیگ کے آنریری سکرٹری حافظ ہدایت حسین صاحب نے ۱۵ جون کو لکھنؤ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ کانگرس اور ہندو مہاسبھا ایک ہی سیاسی ادارہ کے دو نام ہیں۔

مولانا شوکت علی نے ۱۴ جون کو مراد آباد میں ایک نمائندہ پریس سے کہا کہ جب تک ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی متفقہ سمجھوتہ نہیں ہو جاتا۔ میں کمیونل ایوارڈ کی حمایت کروں گا۔ اور اگر اس میں کوئی تبدیلی کی گئی۔ تو آپس میں فساد ہو جائیں گے۔

حکومت سی پی کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے اپنے اس اعلان کو منسوخ کر دیا ہے۔ جس کے رو سے سول نافرمانی کے جرم میں سزا یاب اشخاص کو اجازت نہیں تھی۔ کہ وہ میونسپلٹی کے دفاتر میں ملازم ہو سکیں۔

کلکتہ کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ پانچ اور دس روپے کے نوٹوں کے کاغذ کو موٹا کر دیا جائے۔ جدید کاغذ پر نوٹ کلکتہ کے کرنسی آفس اور دیگر دفتروں سے عنقریب شائع کئے جائیں گے۔

آگرہ کے مشہور شاعر و ادیب سید شاہ نظام الدین صاحب دلگیر ایک عرصہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سیون سیلویڈر ہانڈ ورس میں حال ہی میں ایک طوفان باد آیا۔ جس سے اڑھائی ہزار اشخاص ہلاک و مجروح ہو گئے شہر ادکمپیکو کا تو صفایا ہو گیا۔ اور پانچ اشخاص غرق ہو گئے

نواب صاحب ٹونک نے جے پور کی ایک اطلاع کے مطابق ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب پر کاشتکاروں کو مالیہ میں دو لاکھ روپے کی معافی دی ہے۔

بمبئی کا دفتر کانگرس حکومت نے ۱۴ جون کو مقامی کانگرسی کارکنان کو باضابطہ طور پر واپس کر دیا۔ مسز نائیڈو اور مسٹر نریمان نے دفتر مذکور کو قبضہ میں لے کر اس پر قومی جھنڈا نصب کرا دیا۔

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات کے سلسلہ میں لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہ محل جس میں ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے گرد دس فٹ اونچی اور ڈیڑھ میل لمبی دیوار بنا دی گئی ہے۔ اس کے چاروں طرف زبردست پہرہ لگایا جائے گا۔ اور قریباً تین سو فوجی دستے اس کے گرد تعینات ہوں گے۔

اسمبلی میں شملہ سے ۱۴ جون کی اطلاع کے مطابق سرکاری کاروبار کے لئے ۲۳ ایوم مخصوص کئے گئے ہیں۔

فارسٹ انجینئرنگ کالج ڈیرہ دون کو دوبارہ جاری کرنے کا مسئلہ شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت ہند کے زیر غور ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ مستقبل قریب میں ہو جائے گا۔ مذکورہ کالج مالی دشواریوں کی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب اس کے دوبارہ کھلنے کی امید کی جاتی ہے۔

خان بہادر عزیز الحق صاحب کلکتہ سے ۱۶ جون کی اطلاع کے مطابق حکومت بنگال کے وزیر تعلیم مقرر ہو گئے ہیں۔

مظفر پور سے ۱۴ جون کی اطلاع ہے کہ سیتا مڑھی سب ڈویژن میں کثرت بارش کی وجہ سے سڑکیں آمد و رفت کے ناقابل ہو گئی ہیں۔ دریاؤں میں طغیانی آئی ہوئی ہے اور ابھی ان میں پانی چڑھ رہا ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے علاقہ متاثرہ میں بہت سی کشتیاں بھیج دی گئی ہیں۔

بمبئی سے ۱۵ جون کی اطلاع کے مطابق گاندھی جی کی بمبئی میں آمد زیادہ اہم اس لئے ہے۔ کہ وہ ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی جس کے لیڈر مسٹر کیلکر ہیں۔ اور کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے معاہدہ میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ یہ دونوں پارٹیاں انتخاب کے سلسلہ میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گی اور معاہدہ کے مطابق مسٹر کیلکر اپنے امیدوار نہیں کھڑے کریں گے بلکہ اس سلسلہ میں پارلیمنٹری بورڈ کی مدد کریں گے۔ اس معاہدہ سے ہر دو جماعتوں میں انشقاق کا اندیشہ جاتا رہا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی